Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
(ایڈیٹر): نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۳۹/۷۴ | پیر ۷ رجمادی الثانی ۱۴۰۹ھ، ۱۶ صلح ۱۳۶۸ہش، ۱۶ جنوری ۱۹۸۹ء | نمبر ۱۴

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا:

"ڈاکٹر صاحب ہمارے دوست دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ جن کے ساتھ ہم کو کوئی حجاب نہیں اور دوسرے وہ جن کو ہم سے حجاب ہے۔ اس لیے ان کے دل کا اثر ہم پر پڑتا ہے۔ اور ہم کو ان سے حجاب رہتا ہے۔ جن لوگوں سے ہم کو کوئی حجاب نہیں ہے اُن میں سے ایک آپ بھی ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے وہ دوست جن کو ہم سے کچھ حجاب نہیں رہا وہ ہمارے پاس رہیں۔ کیونکہ موت کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ ہم سب کے سب عمر کی ایک تیز رفتار گاڑی پر سوار ہیں اور مختلف مقامات کے ٹکٹ ہمارے پاس ہیں۔ کوئی دس برس کی منزل پر اتر جاتا ہے۔ کوئی بیس کوئی تیس اور بہت ہی کم ۸۰ برس کی منزل پر۔ جبکہ یہ حال ہے تو پھر کیا بدنصیب وہ انسان ہے کہ وہ اس وقت کی جو اسکو دیا گیا ہے کچھ قدر نہ کرے۔ اور اُس کو ضائع کر دے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۴۴-۱۴۵)

"کسی کو کیا معلوم ہے کہ ظہر کے بعد عصر کے وقت تک زندہ رہے بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ یکدفعہ ہی دورانِ خون بند ہو کر جان نکل جاتی ہے۔ بعض دفعہ چنگے بھلے آدمی مرجاتے ہیں وزیر محمد حسن خان صاحب ہواخوری کر کے آئے تھے اور خوشی خوشی زینے پر چڑھنے لگے۔ ایک دو زینے چڑھے ہوں گے کہ چکر آیا بیٹھ گئے۔ نوکر نے کہا کہ میں سہارا دوں۔ کہا نہیں۔ پھر دو تین زینے چڑھے پھر چکر آیا اور اسی چکر کے ساتھ جان نکل گئی۔ ایسا ہی غلام محی الدین کونسل کشمیر کا ممبر یکدفعہ ہی مر گیا۔ غرض موت کے آجانے کا ہم کو کوئی وقت معلوم نہیں کہ کس وقت آجاوے۔ اسی لیے ضروری ہے کہ اس سے بے فکر نہ ہوں۔ پس دین کی غمخواری ایک بڑی چیز ہے جو سکرات الموت میں سرخرو رکھتی ہے۔ (اللہ نے فرمایا ہے زلزلہ ایک زبردست ساعت ہے۔ ناقل) ساعت سے مراد قیامت بھی ہوگی۔ ہم کو اس سے انکار نہیں۔ مگر اس میں سکرات الموت ہی مراد ہے۔ کیونکہ انقطاعِ تام کا وقت ہوتا ہے انسان اپنے محبوبات اور مرغوبات سے یکدفعہ الگ ہوتا ہے اور ایک عجیب قسم کا زلزلہ اُس پر طاری ہوتا ہے۔ گویا اندر ہی اندر وہ ایک شکنجہ میں ہوتا ہے۔ اس لیے انسان کی تمام تر سعادت یہی ہے کہ وہ موت کا خیال رکھے اور دنیا اور اس کی چیزیں اسکی ایسی محبوبات نہ ہوں جو اس آخری ساعت میں علیحدگی کے وقت اسکی تکالیف کا موجب ہوں۔"

(ملفوظات جلد دوم صہ ۱۴۶-۱۴۷)

"ہماری رائے تو یہی ہے جس کو آنکھیں دیکھتی ہیں۔ ترقی کی ایک ہی راہ ہے کہ خدا کو پہچانیں اور اس پر زندہ ایمان پیدا کریں۔ اگر ہم ان باتوں کو ان دنیا پرستوں کی مجلس میں بیان کریں تو وہ ہنسی اڑا دیں۔ مگر ہم کو رحم آتا ہے کہ افسوس یہ لوگ اسکو نہیں دیکھ سکتے جو ہم دیکھتے ہیں۔ آپ کو چونکہ خدا تعالیٰ نے موقعہ دیا ہے کہ اس قدر دور دراز کا سفر اختیار کر کے اور راستہ کی تکالیف اٹھا کر آئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں اگر ایمانی قوت کی تحریک نہ ہوتی تو اس قدر تکلیف برداشت نہ کرتے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے اور اس قوت کو ترقی دے تاکہ آپ کو وہ آنکھ عطا ہو کہ آپ اس روشنی اور نور کو دیکھ سکیں جو اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دنیا پر نازل کیا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صہ ۱۵۹)

کامل پاکیزگی کی ضرورت

"کپڑا جب تک سارا نہ دھویا جائے وہ پاک نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح انسان کے سارے جوارح اس قابل ہیں کہ وہ دھوئے جاویں۔ کسی ایک کے دھونے سے کچھ نہیں ہوتا۔"

(حضرت بانیٔ سلسلہ)

اسیرانِ راہِ مولیٰ کے لئے

خصوصی درخواستِ دعا

پاکستان کے مختلف شہروں میں متعدد احمدی اسیرانِ راہ مولیٰ قید و بند کی صعوبتیں جھیل رہے ہیں یہ تمام افراد احباب جماعت احمدیہ کی خصوصی دعاؤں کے مستحق ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ایسے احباب کی مخلصی اور نجات کی تدبیروں کو کامیاب کرے اور ان سب احباب کو استقامت کے ساتھ قربانی پیش کرنے کی توفیق دے اور اپنی جناب سے ان قربانیوں کو قبول کر کے ان تمام احباب کو اپنے بے پناہ فضلوں سے نوازتا چلا جائے۔ یہ احباب ہیں سکھر کے محترم پروفیسر ناصر احمد قریشی، محترم رفیع احمد صاحب قریشی، ساہیوال کے مکرم رانا نعیم الدین صاحب مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ، مکرم ملک محمد دین صاحب مکرم محمد حاذق صاحب مکرم عبد القدیر صاحب مکرم نثار احمد صاحب اور متعدد دوسرے احباب جن کے ناموں کی فہرست بڑی طویل ہے۔

صدقات تقدیر کو بدل دیتے ہیں

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کیلئے صدقہ کی تحریک

حضرت بانیٔ سلسلہ فرماتے ہیں:

"... اگر کوئی تقدیر معلق ہو تو دعا اور صدقات اس کو ٹلا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس تقدیر کو بدل دیتا ہے۔"

فضل عمر ہسپتال خدمت خلق کی قابلِ رشک تاریخ کا مالک ہے۔

اس ہسپتال کے مستحق مریضوں کے مفت علاج کے لیے صدقہ کی رقوم ارسال فرما کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۶ر صلح ۱۳۶۸ ہش ۱۶ر جنوری ۱۹۸۹ء

دعا کرنا باعثِ ثواب ہے

آج سے چند روز پہلے ہم نے ایک انگریز احمدی بہن کی وفات کی اطلاع دی تھی آج ایک انگریزی احمدی بھائی کی وفات کی اطلاع دے رہے ہیں۔ ان دونوں نے تقریباً تیس پینتیس سال احمدیت میں گزارے اور اللہ تعالیٰ سے وفا اور استقلال کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کی نعمتوں سے مالا مال ہوئے۔ ایک لمبا عرصہ ایک خاص ماحول میں رہنے کے بعد۔ اور ماحول بھی وہ جس میں آرام۔ آسائش بلکہ عیش وعشرت کے سامان میسّر ہوں۔ ایک نئے ماحول میں آجانا جو نہ صرف مختلف ہو بلکہ متضاد بھی۔ (تضاد کا لفظ بڑا سوچ سمجھ کر استعمال کیا ہے۔ کیونکہ تضاد کے بغیر نعمتوں سے پوری طرح متمتع نہیں ہوا جاسکتا)۔ یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اور پھر استقلال کے ساتھ اس ماحول میں وفا کے معیار کو بلند سے بلند تر کرتے رہنا یہ محض اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق ہی سے ممکن ہے ایسے فدائیوں کے لئے دعا ہم سب کے لئے ایک فریضہ بن کر رہ جاتی ہے۔ اور ان کا۔ یعنی ان کی وفات کے اعلان کا ایک مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ دوست دعا کریں۔ اور دوست دعا کرتے بھی ہیں۔

آج ہم اس دعا کے ایک اور زاویہ کا ذکر چاہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ بعض دوست سرسری طور پر ایسے اعلانات کو دیکھتے ہیں اور ورق پلٹ دیتے ہیں۔ وہ دعا کرتے ہوں گے۔ لیکن ہو سکتا ہے عدم واقفیت کی بناء پر ان کے دل میں دعا کرنے کا جذبہ نہ پیدا ہوتا ہو۔ ہمارا خیال ہے کہ ہم ایسے احباب کی توجہ کو اس طرف مبذول کروائیں کہ دعا کرنے والے کو خود بھی دعا کا انعام ملتا ہے۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ جب ناواقف کے لئے اور غیر موجود کے لئے دعا کی جاتی ہے تو دعا کرنے والے کی اپنی حاجات کے پورا ہونے کے سامان پیدا ہو جاتے ہیں۔ گویا اگر ایسے اعلانات کو پڑھ کر۔ چاہے آپ انہیں جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں دعا کریں گے تو اس دعا کے ثمرات وفات پانے والے تک تو پہنچیں گے ہی آپ بھی اس کے ثمرات سے بہرہ ور ہوں گے۔ پس ایسے اعلانات کو تلاش کر کرکے ان کے لئے دعا کیجیے۔ تاکہ آپ کو دعا کا ثواب پہنچے اور آپ کی اپنی جسمانی اور روحانی ضروریات پوری ہونے کے مواقع پیدا ہو جائیں۔

دعا کے متعلق ہمارا یہی خیال ان دوستوں کے متعلق بھی ہے جو
باقی صـ۷ پر

محرومِ عنایاتِ خداوند نہ رہیئے
سچ بات نظر آئے تو سچ بات ہی کہیئے
اوروں کو جو الجھاؤ گے سلجھو گے نہ خود بھی
بوجھ آپ نے ڈالا ہے تو اس بوجھ کو سہیئے

ابوالاقبال

دعا

اے خدا قلبِ پریشاں کو نویدِ عید دے
رہروِ راہِ محبّت کو متاعِ دید دے

میرے شوقِ آگہی کو مطلعِ انوار کر
میری ہستی کو محیطِ گوہرِ اسرار کر

دوزخِ ہجراں بدل دے جنتِ دیدار میں
دانۂ تسبیح پرو دے رشتۂ زنّار میں

مصطفٰےؐ کا عشق دے میرے دلِ صد چاک کو
احمدیت کا جنوں دے بستۂ فتراک کو

انتہائے جستجو دے انتہائے راز دے
تا ابد جو اُڑ سکے وہ شہپرِ پرواز دے

جگمگا دے میری دنیا جلوۂ فاراں سے
لہلہا دے میرا گلشن کوثرِ رضواں سے

میری اُلفت کو ایاغِ بادۂ ایمان کر
میری ہستی کو چراغِ جادۂ عرفان کر

میرے نالوں کو درائے کارواں کا سوز دے
میری آہوں کو فروغِ انجمن افروز دے

کاسۂ دعوات بھر دے دولتِ دیدار سے
اے خدا مجھ کو بنا لے زمرۂ ابرار سے

(مصلح الدین راجیکی)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سیرت و سوانح

دعاؤں میں انہماک

از : مکرم عبدالباسط شاہد صاحب

ہمارے دین میں دعا کو بنیادی حیثیت حاصل ہے ۔ دعا کے ذریعہ انسان خدا تعالےٰ کے فضلوں کو جذب کرتا ہے اس کے رحم کے نظارے اور اس کی لذتوں کے جلوے دیکھتا ہے ۔ اس کے ذریعہ وہ خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی ہستی پر اطلاع پاکر اسس سے قریبی تعلق و قرب کی نعمت حاصل کرتا ہے

سیدنا حضرت فضل عمر نے اپنی ولولہ انگیز تقریروں ۔ معرکہ آراء کتب و تصانیف میں دعا کی ضرورت ، دعا کی اہمیت ۔ دعا کا فلسفہ و حکمت ۔ دعا کا صحیح طریق ۔ قبولیت دعا کی شرائط پر سیر حاصل بحث فرمائی ہے ذیل میں حضور کا ایک ایسا ارشاد پیش کیا جاتا ہے جس میں دعا اور مختلف جذبات میں توازن و اعتدال کا مضمون نہایت اچھوتے طریق پر پیش کیا گیا ہے ۔ حضور فرماتے ہیں ۔

" یہ ایام بہت نازک ہیں ......

اس لئے دوست اپنے جذبات پر قابو رکھیں اور جن مجالس میں ایسی باتیں ہوں وہاں سے اٹھ کر چلے جائیں ۔ بکثرت استغفار کریں اور ایسی مجالس سے جہاں اشتعال دلانے کی کوشش کی جائے دور رہیں ۔ بجائے اس کے کہ قانون کو ہاتھ میں لے کر خدا تعالیٰ سے زیادہ باغیرت بننے کی کوشش کریں ۔ جب خدا تعالیٰ کا حکم ہو کہ خاموش رہو تو بولنے کے یہ معنی ہیں کہ گویا یہ شخص بہت غیرت والا ہے اور خدا تعالیٰ غیرت والا نہیں ...... پس اپنے نفسوں کو قابو میں رکھو اور دعائیں کرتے رہو کہ خدا تعالیٰ خود ان باتوں کا بدلہ لے ۔ ہماری دعاؤں میں بھی کبھی سزا کا پہلو مدنظر نہیں ہونا چاہیئے ۔ مجھے تو یاد نہیں کہ مَیں نے بچپن سے لے کر اب تک کبھی کسی شدید سے شدید دشمن کے لئے بھی بغیر شرط کے بد دعا کی ہو ۔ اور شرطی طور پر بھی بد دعا ساری عمر میں دو تین بار ہی کی ہوگی ...... اور بد دعا تو کبھی بھی نہیں کی .... (ایمان لانے والے ۔ ناقل) کے دل میں رحم کا پہلو غالب ہونا چاہیئے ۔ مگر ساتھ ہی غیرت بھی ضروری ہے یہ مقام گو بہت نازک ہے مگر (ایمان لانے والے کو) یہی مقام پیدا کرنا چاہیئے ۔ بعض لوگ رحم پیدا کرتے ہیں تو بے غیرت بن جاتے ہیں اور کئی غیرت پیدا کرتے ہیں تو بے رحم بن جاتے ہیں ۔ کامل (طور پر ایمان لانے والا) وہی ہو سکتا ہے جس نے ان دونوں کو ایک جگہ جمع کر لیا اور ایسے ہی شخص کی طرف سے خدا تعالیٰ خود اس کے دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے "

دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور فرماتے ہیں ۔

" ہمارا ہتھیار صرف دعاؤں کا ہی ہتھیار ہے اور ہمیں دعاؤں پر خاص زور دینا چاہیئے ۔ ہمارا واحد ہتھیار دعا ہے اور جس شخص کے پاس ایک ہی ہتھیار ہو وہ اگر اسے بھی پھینک دے تو اس سے زیادہ بدنصیب اور کون ہو سکتا ہے ۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اپنے ہتھیار ہمیشہ اپنے پاس رکھا کرو جن کے پاس تلواریں اور بندوقیں ہیں ان کو تلواریں اور بندوقیں اپنے پاس رکھنے کا حکم ہے لیکن جن کے پاس یہ نہیں ان کے لئے یہی حکم ہے کہ وہ ہمیشہ دعاؤں میں لگے رہیں ۔ یہ بات ظاہر ہے کہ ہتھیار ہمیشہ اسی صورت میں مفید ہوتا ہے جب اسے استعمال کیا جائے کسی شخص کے پاس اگر اچھی سے اچھی تلوار ہو لیکن وہ اسے دور پھینک دے اور دشمن حملہ کرے تو وہ تلوار اسے کیا فائدہ دے سکتی ہے کسی کے پاس بہت اعلیٰ بندوق ہو لیکن وہ غلافوں میں میں بند گھر پڑی ہو اور ڈاکو اسے جنگل میں گھیر لیں تو وہ بندوق اس کے کس کام کی ۔ اس طرح کسی کے پاس توپیں اور ہوائی جہاز بھی ہوں لیکن وہ صندوقوں میں بند ہوں اور ان کو استعمال میں نہ لایا جائے تو ان کا کیا فائدہ ۔

اسی طرح دعا گو ایک زبردست ہتھیار ہے مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ مانگی جاوے جس طرح تلوار بندوق توپ وغیرہ کے لئے ضروری ہے کہ ان کو استعمال کیا جائے ۔ جس طرح ہم اس وقت مفید ہو سکتے ہیں جب وہ دشمن پر پھینکے جائیں اس طرح دعا بھی اس وقت کام دے سکتی ہے جب وہ مانگی جائے ۔ صرف منہ سے کہتے رہنا کہ ہمارے پاس دعا کا ہتھیار ہے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ رات دن دعاؤں میں لگے رہیں ......

اب بھی جو شخص اس واحد ہتھیار کو جو ہمارے پاس ہے استعمال نہ کرے اس سے زیادہ غافل کون ہو سکتا ہے پس دن رات یہی فکر رہنی چاہیئے ۔ دل پہ ایسا بوجھ ہو کہ اضطرار کی حالت طاری ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو سُن لے "

دعاؤں میں اپنے انہماک توجہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں :۔

" دعائیں کرو اور اس شان سے کرو جس شان کا یہ فتنہ ہے یہ نہیں کہ کسی وقت خیال آیا تو دعا کر لی بلکہ اتنی توجہ اور اتنے زور سے دعائیں کرو کہ تمہاری نیندیں تم پر حرام ہو جائیں تم بیٹھو تو اس وقت بھی لیٹو تو اس وقت بھی اٹھو تو اس وقت بھی غرض ہر حرکت اور سکون کے وقت یہ دعائیں تمہاری زبان پر جاری رہیں ۔ میرا تجربہ ہے کہ جب کسی دعا کی طرف میری اتنی توجہ ہو کہ جب مَیں سو کر اٹھوں تو اس وقت بھی وہ دعا میری زبان پر جاری ہو تو مجھے یقین ہو جاتا ہے کہ اب وہ دعا قبول ہو کر رہے گی کیونکہ خدائی تصرف کے ماتحت وہ میری زبان پر جاری ہوتی ہے ۔ جب مَیں سو جاتا ہوں تو وہ دعا برابر میرے قلب میں سے نکلتی رہتی ہے اور جب میں اٹھتا ہوں تو وہ میری زبان پر جاری ہوتی ہے ۔ اس وقت میں سمجھ لیتا ہوں کہ یہ خدا تعالےٰ کی اصل تقدیر ہے ۔ پس ایسی ہی دعائیں کرو سوتے جاگتے چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے غرض ہر حالت میں گڑگڑا گڑگڑا کر دعائیں کرو تا اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان فتنوں کو جلد سے جلد دور کر دے "

اس طرح درد اور انہماک و توجہ سے کی گئی دعاؤں کی برکات بے حد و حساب ہیں ۔ مگر یہاں صرف ایک مثال پر اکتفا کی جاتی ہے ۔ ایک احمدی دوست صالح محمد صاحب ولد چوہدری فتح محمد صاحب حضور کی خدمت میں ایک خط میں لکھتے ہیں :۔

میرے آقا ــــــــــــ

....

اللہ تعالیٰ آپ پر ہزاروں ہزار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے اور اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہمارے سروں پر تا دیر رکھے اور آپ کی ذات والا صفات ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے رکھے ۔ پہلے اس عاجز کو بالکل نظر نہیں آتا تھا یہاں تک کہ دن اور رات کا پتہ نہ چلتا تھا اور جب یہ عاجز کھانا کھانے لگتا تو لقمہ تھالی کی بجائے زمین پر لگ جاتا ۔ میرے والد بزرگوار بہت جگہ علاج کے لئے گھومے مگر سب کے سب ڈاکٹروں نے صاف جواب دے دیا کہ اب اس بچہ کی آنکھیں بالکل بند ہو گئی ہیں .....

اس پر میرے والد صاحب مایوس ہو کر بیٹھ گئے کہ ان کو کشفی طور پر دکھایا کہ جس کی دعا سے یہ لڑکا پیدا ہوا اسی کی دعا سے شفاء پائے گا اس کے بعد میرے والد صاحب نے بہت سے خط (پوسٹ کارڈ) لے کر رکھ لئے اور ہر روز حضور کی خدمت اقدس میں ارسال کر دیا کرتے ۔ آخر خداوند کریم نے رحم فرمایا اور اب یہ عاجز اپنے ہاتھ سے یہ خط لکھ رہا ہے اور رات کو لیمپ کی روشنی میں پڑھ لیتا ہے ۔

آپ کے ادنیٰ خادموں میں سے خاکسار
صالح محمد احمدی ولد چوہدری فتح محمد ساکن
سٹھیانہ ضلع ہوشیارپور ۔

سچ ہے ؎
غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

ایک بشارت

ابدال وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنے اندر پاک تبدیلی کرتے ہیں اور اس تبدیلی کی وجہ سے ان کے قلب گناہ کی تاریکی اور زنگ سے صاف ہو جاتے ہیں ۔ شیطان کی حکومت کا استیصال ہو کر اللہ تعالیٰ کا عرش ان کے دل پر ہوتا ہے پھر وہ روح القدس سے قوت پاتے اور خدا تعالیٰ سے فیض پاتے ہیں ۔ تم لوگوں کو بشارت دیتا ہوں کہ تم میں جو اپنے اندر تبدیلی کرے گا وہ ابدال ہے ۔

(حضرت اقدس)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

انسانی دل

اس کی صحت مندی اور حفاظت

قسط ۲

(از مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد - ایم ایس سی)

جن لوگوں کو خدانخواستہ بلڈ پریشر یا دل کی کسی بھی بیماری کی تکلیف ہے ان کے لئے زیادہ ضروری ہے کہ ان کی خوراک مناسب ہو وہ چیزیں کھائی جائیں جو آسانی سے ہضم ہو جاویں مثلاً پھلوں کے رس، بالائی اتارا ہوا دودھ، کارن فلیک، دلیا اور ایک دو توسٹ یا رس وغیرہ۔ گوشت کا استعمال کم سے کم ہونا چاہئے بڑا گوشت نہ ہی کھائیں تو بہتر ہے۔ چھوٹا گوشت بھی معمولی۔ ہاں مرغی کا گوشت یا مچھلی لی جا سکتی ہے لیکن زیادتی ہرگز نہ ہو قبض بالکل نہ ہونے دیں اس کے لئے سبزیوں کا استعمال بہت اچھا رہتا ہے۔ ابلی ہوئی سبزیاں یا دم میں پکی ہوئی یا ان کے سوپ بہت ہی مفید ہیں۔ کبھی کبھار اسبغول یا اس کا چھلکا لینا بھی مفید ہوگا۔ یاد رہے کہ بجائے اسکے کہ پیٹ بھرا جائے اور خطرہ مول لیا جائے بہتر یہ ہوتا ہے کہ وقفہ کم کر لیا جائے مگر کھایا کم جائے کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھانا چاہئے بلکہ جتنی بھوک ہے اس سے کم کھائیں اور پھر مناسب وقفہ کے بعد دوبارہ کھا لیں۔ کھانے کے بعد کوئی ورزش، تیز چلنا دوڑنا یا سائیکل نہیں چلانا چاہئے کم از کم ½ گھنٹہ آرام کرنا چاہئے۔

بوجہ اس کے کہ اب بہت سے دل کے مریض ملتے ہیں لوگوں کے ذہنوں میں کئی شکوک و شبہات پیدا ہوتے رہتے ہیں اور وہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ حقیقتاً ہارٹ اٹیک کسے کہتے ہیں؟ اور اس سے بچنے کے کیا طریق ہیں؟ لہٰذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہ علم حاصل کیا جائے کہ وہ کونسی علامات ہیں جن سے دل کی تکلیف کا دھوکا ہوتا ہے۔ سو وہ یہ ہیں:-

اول:- چھاتی میں معمولی بوجھ کا احساس دل کی دھڑکن کا تیز ہو جانا یا پھلانگیں لگاتا یا معمولی بگڑتا محسوس ہو تو دل کے عارضہ کی بجائے اس کی کئی اور وجہ ہو سکتی ہیں مثلاً زندگی کے معمولات میں غیر معمولی تغیر، ذہنی ہیجان اچانک پریشانی گھبراہٹ تشویش اور فکر یا منہ کی خرابی۔

دوم:- چھاتی میں درد کی بھی کئی وجوہ ہو سکتی ہیں مثلاً پلورسی، آرتھرائٹس، معدہ کی خرابی واقع ہو کہ چھاتی میں درد بعض اوقات واقعی دل کی بیماری کا باعث بھی ہو سکتی ہے لیکن فرق یہ ہے کہ عموماً دل جو ایسے درد کا الارم دیتا ہے وہ غیر ضروری اور حد اعتدال سے بڑھ کر مشقت یا جذباتی ہیجان کے وقت دیتا ہے لیکن محض چھاتی کا درد اس بات کا ہرگز غماز نہیں کہ دل کی بیماری لاحق ہو گئی ہے شبہ کو دور کرنے کے لئے ضروری ہے کہ مناسب ٹیسٹ کروائے جائیں مثلاً ای۔سی۔جی۔ یاد رہے کہ ایسی صورت میں تجربہ کار ڈاکٹر سے مشورہ ضروری ہے۔ یونہی ادھر ادھر سے مشورہ نہیں لینا چاہئے۔

سوم:- چھاتی میں جلن بھی عموماً معدہ کی خرابی کے باعث ہوتی ہے۔ پھر اس کی وجہ معدہ کے اور ڈیوڈینم کے السر بھی ہو سکتے ہیں۔ معدہ کے ایکسرے سے صحیح نتیجہ پر پہنچا جا سکتا ہے۔ بعض اوقات پتہ میں پتھری وغیرہ سے بھی ایسی جلن محسوس ہوتی ہے۔ بہرحال ایسی صورت میں مستند ڈاکٹر سے ضرور مشورہ لینا چاہیئے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض اوقات ایسی جلن کے بعد سینہ میں شدید درد بھی اٹھ سکتا ہے۔ دل کے عارضہ سے جو درد اٹھتا ہے اسے (ANGINA) (انجائنا) کہتے ہیں اس کی پہچان یہ ہے کہ مکمل سکون و آرام سے اور نائیٹرو گلیسرین (NITROGLYCERIN) گولی مثلاً ANGISED زبان کے نیچے رکھنے سے درد کو آرام آجاتا ہے۔

چہارم:- سانس لینے میں دقت کی وجہ پریشان حالی بھی ہو سکتی ہے۔ NERVOUS لوگ جب اچانک گھبرا جائیں تو سانس اکھڑ جاتا ہے اور انہیں گہرے سانس لینے پڑتے ہیں اسی طرح سخت محنت یا بالخصوص جب کھانے کے بعد کی جائے تو بھی سانس لینے میں دقت پیدا ہو جاتی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ دل کی بیماری کی ابتدائی علامت سانس لینے میں دقت ہی ہے بالخصوص جب یہ ہلکی مشقت سے معرض وجود میں آئے۔ عام طور پر تھوڑا عرصہ آرام کرنے سے یہ تکلیف دور ہو جاتی ہے۔

حقیقی اور سچ مچ کے ہارٹ اٹیک میں سینہ کے درمیان (STERNUM) میں شدید کاٹنے اور چبھنے والی درد ہوتی ہے جو کہ کئی گھنٹے رہ سکتی ہے۔ بعض کو تو کئی دن رہتی ہے اسے THROMBOSIS کہتے ہیں۔ کچھ درد بائیں کندھے، بازو اور گردن اور کبھی کبھار جبڑے میں بھی محسوس ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کے دائیں بازو میں حتیٰ کہ بعض کو تو پیٹ میں بھی درد ہوتی ہے لیکن یہ شاذ ہی ہوتی ہے۔ بعض کو شروع میں قے اور غنودگی کی تکلیف بھی ہو جاتی ہے۔ بلڈ پریشر بھی گر جاتا ہے اور مریض بہت کمزوری محسوس کرتا ہے اسکی جلد پیلی پڑ جاتی ہے اور اسے سردی بھی محسوس ہوتی ہے۔ نبض بھی بہت کمزور ہو جاتی ہے بعض کو ٹھنڈے پسینے آتے ہیں جسم بالکل ٹھنڈا ہو جاتا ہے بالخصوص ہاتھ پاؤں۔ بعض کو یکدم بہت زیادہ پسینہ آتا ہے اس قدر کہ کپڑے گیلے ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت سے اندازہ ہوتا ہے کہ دل کا حملہ ہو گیا ہے۔

بعض مریضوں کو معمولی درد ہوتا ہے شدید نہیں ہوتا انہیں صرف سینہ بھرا ہوا یا گیس سے پُر لگتا ہے۔ زیادہ تر بالکل درمیان میں۔ نیز ان کو شدید کمزوری ہوتی ہے جس کے بعد وہ بالکل نڈھال ہو جاتے ہیں۔

لیکن صحیح تشخیص عموماً آسان نہیں ہوتی کیونکہ بعض اور بیماریوں کی علامات دل کی بیماری کی علامات سے ملتی جلتی ہیں لہٰذا ضروری ہے کہ معمولی شبہ بھی ہو تو تجربہ کار مستند ڈاکٹر سے فوری مشورہ کیا جائے محض سنی سنائی باتوں اور عمومی مشوروں اور غیر مستند معالجوں کی رائے پر انحصار ہرگز نہ کیا جائے۔

اصلاح معاشرہ

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:-

میں والدین کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ ان پر تربیت اولاد کی بہت بڑی ذمہ داری ہے خصوصاً ایسے علاقوں میں بسنے والے والدین پر یہ ذمہ داری اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے جیسا کہ یہ علاقہ ہے جس میں ہم آج کل بس رہے ہیں اور زندگی کے دن گزار رہے ہیں یا یورپ کے بعض دوسرے علاقے ہیں ان سب علاقوں میں مشرق بعید کی بعض ریاستیں ہیں یا ہندوستان کے بعض علاقے ہیں غیر (دینی) اقدار غیر معمولی طور پر غالب ہیں سکول جانے کی بچے کی جو عمر ہے وہ سات سال سے پہلے شروع ہو جاتی ہے یہ بچے کی عمر کا نہایت ہی حساس دور ہوتا ہے۔ یعنی چار ساڑھے چار سال سے سات سال تک کا زمانہ خصوصیت کے ساتھ خطرے کی گھنٹی بجاتا ہے کیونکہ ان علاقوں میں جو بچے ننگے بچوں کو کھیلتے دیکھتے ہیں۔ ننگی لڑکیوں کو نہاتے دیکھتے ہیں اور اس قسم کی اور بہت سی حرکتیں مثلاً ناچ گانے وغیرہ دیکھتے ہیں تو آپ یہ نہ سمجھیں کہ وہ بچے ہیں۔ ان چیزوں کے ان کے اوپر بہت ہی گہرے اثرات مرتب ہو رہے ہوتے ہیں چنانچہ بعض دفعہ اس رنگ میں احساسات ان کے ذہنوں پر نقش و نگار بنا رہے ہوتے ہیں کہ بعد میں آپ انہیں کھرچنے کی کوشش کریں تو زندگی کھرچی جا سکتی ہے مگر وہ نقش و نگار نہیں کھرچے جا سکتے ان کے نفسیاتی وجود کا ایک مستقل حصہ بن چکے ہوتے ہیں۔

احمدی ماؤں کی ذمہ داری

اگر تمام احمدی بچے جو آپ کی گودوں میں پلتے ہیں تمام احمدی بچے جن کی تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہے اس طرف متوجہ ہوں آپ ان کی دینی تربیت اس رنگ میں کریں کہ وہ کم از کم اٹھنی ماہوار خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف جدید کے لئے خود جماعت کو پیش کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ وقف جدید کا سارا بجٹ بچوں کے چندہ سے پورا ہو سکتا ہے لیکن اس طرف پوری توجہ کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں اس کام کی اہمیت بٹھانے کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں آپ وقف جدید کی اہمیت بٹھا نہیں سکتیں جب تک خود آپ کے ذہن میں وقف جدید کی اہمیت نہ بیٹھی ہو۔

(الفضل ۱۱ر فروری ۱۹۶۸ء)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

پہلے تولو پھر بولو

انسان جب تک اپنے منہ سے کوئی بات نہیں نکالتا اس کی خوبی اور برائی کا کسی کو پتہ نہیں چلتا یہ ایک نہایت پر حکمت کلام ہے جس سے گفتگو اور اندازِ گفتگو کے متعلق رہنمائی حاصل ہوتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ارشاد فرمایا ہے کہ انسان کی زبان یا گفتگو ہی اس کے لئے مصیبت کا باعث بنتی ہے۔

مشہور ہے کہ دو نوجوان تلاشِ روزگار میں نکلے۔ اپنے گاؤں سے نکل کر وہ کسی دوسری جگہ پہنچے کھانے کا وقت ہوا۔ تو انہوں نے سوچا کہ ہمارے پاس چاول تو موجود ہیں کسی کے ہاں سے پکوانے کا انتظام کرلیں تو سہولت ہوجائیگی۔ ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے انہیں ایک معمر عورت اپنے گھر کے باہر کی جگہ میں مصروف نظر آئی۔ وہ اس کے پاس گئے اور اپنی ضرورت بیان کی۔ اس عورت نے بخوشی ان کی بات مان لی۔ اور کہا کہ مَیں گھر میں اکیلی ہی ہوں۔ تم میرے بچوں کی طرح ہو مجھے تمہاری خدمت کر کے خوشی ہوگی۔ دونوں نوجوان بڑی بی کے ہمراہ اندر چلے گئے۔ اس نے چاول پکنے کے لئے رکھ دیئے اور ادھر اُدھر کی باتیں ہونے لگیں۔ باتوں کے دوران ایک نوجوان نے کہا کہ اماں تم نے یہ بھینس رکھی ہوئی ہے اس کی نگہداشت میں تمہیں بہت مشکل پیش آتی ہوگی۔ اس نے جواب دیا کہ نہیں یہ بھینس تو میرے لئے بہت ہی آرام و سکون کا باعث ہے اس کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ میں مصروف رہتی اور کسی دھیان میں لگی رہتی ہوں بلکہ اس کے دودھ سے میری خوراک اور آمدنی کی صورت بن جاتی ہے۔ اس کے گوبر کو بھی میں کئی مفید کاموں میں استعمال کر سکتی ہوں۔۔۔۔ اس نوجوان کو جانے کیا سوجھی۔ وہ کہنے لگا کہ بڑی بی آپ کا باہر کا دروازہ تو چھوٹا سا ہے۔ اگر آپ کی یہ بھینس مر جائے تو اسے باہر کیسے نکالو گی۔ اتنا سنتے ہی بڑی بی جو نہایت پیار و محبت سے گفتگو کر رہی تھی سیخ پا ہوگئی اور جو اس کے منہ میں آیا بولنے لگی اور اس طرح بولتے بولتے اس نے غصہ میں کہا کہ "لو اپنے چاول۔ میں تمہارے جیسے منحوس زبان والے کا کوئی کام نہیں کر سکتی۔ اور یہ کہتے کہتے ابلتے ہوئے چاول اس کی جھولی میں انڈیل دیئے۔ اور انہیں گھر سے نکال دیا۔ گرم ابلتے ہوئے چاول جھولی میں ڈالے جانے سے اس کی جو حالت ہوئی ہوگی۔ اس کا تو وہی اندازہ کر سکتا ہے۔۔۔۔ کسی نے انہیں دیکھ کر پوچھا کہ آپ کی جھولی میں سے کیا ٹپک رہا ہے وہ کہنے لگے کہ یہ زبان کا رس ٹپک رہا ہے!!!

یہ مثال بھی یہی بتاتی ہے کہ "پہلے تولو اور پھر بولو"۔ اور جو بھی بولو وہ درست اور صحیح ہو۔ موقع کے مطابق ہو۔ کسی کے جذبات دکھانے والا نہ ہو۔ اس میں بیہودہ مذاق اور دل دکھانے والا طنز نہ ہو۔ گالی اور لغو بات نہ ہو۔۔۔۔۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ — کی بعثت کی غرض ہی یہ تھی کہ لوگوں کے قلوب میں خشیۃ اللہ پیدا کریں اور چاہیئے کہ ہماری ہر بات میں سنجیدگی ہو۔ ہمارے چہروں سے سنجیدگی ظاہر ہو اور ہمارے حالات ایسے ہونے چاہئیں کہ لوگ یہ سمجھ لیں کہ احمدی جو کچھ کہتے ہیں۔ سنجیدگی سے کہتے ہیں۔ مذاق سے دینی باتیں نہیں کرتے۔ اگر لوگوں پر ہم یہ اثر قائم کر لیں تو یہ بات (ہر) لحاظ سے بہت مفید ہو سکتی ہے۔۔۔۔ ہماری جماعت کو بہت تربیت کی ضرورت ہے اور یہ ایک دوسرے کو سمجھانے سے ہی ہو سکتی ہے"۔

ایک اور موقعہ پر حضور نے فرمایا۔

"گالی سے ہرگز کامیابی نہیں ہوتی نہ ہی سختی سے فتح حاصل ہوتی ہے۔ میری تحریر کو دیکھ لو۔ مَیں فخر سے نہیں کہتا مباہات اور تکبر کے طور پر نہیں کہتا کہ مَیں نے کبھی کوئی سخت لفظ استعمال نہیں کیا۔۔۔ اس نرمی سے میں نے کبھی کسی سے شکست نہیں کھائی۔ میرے بالمقابل بڑے بڑے سخت لفظ استعمال کئے گئے مگر مَیں نے کبھی کوئی سخت لفظ استعمال نہیں کیا بلکہ اپنے مطالب کو نہایت نرم الفاظ میں پیش کیا۔ پس میں چاہتا ہوں کہ ہمارے دوست بھی اس رنگ کو اختیار کریں۔ اور اپنے جذبات پر قابو رکھیں۔۔۔۔ سخت کلامی بداخلاقی ہوتی ہے اور ٹھوکر کا باعث بنتی ہے۔ اور نرمی عمدہ اخلاق سے ہے اور لوگوں کی توجہ کا سبب بنتی ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ہمارے احباب اپنی ہر بات میں نرمی اور سلوک پیدا کریں۔۔۔ میں پھر کہتا ہوں کہ اپنے کلام میں نرمی پیدا کرو اور اپنے اخلاق و معاملات میں حسن و خوبی پیدا کرو۔"

(از مکرم عبدالباسط شاہد صاحب)

برادرم ڈگلس سمرز

(از۔ مکرم بشیر احمد رفیق صاحب)

جماعت احمدیہ برطانیہ کے مخلص احمدی دوست مسٹر ڈگلس سمرز پچھلے ہفتہ لندن میں انتقال فرما گئے۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور احمدیہ قبرستان بروک وڈ میں تدفین ہوئی۔

فروری ۱۹۵۹ء میں خاکسار انگلستان پہنچا۔ اور بیت الفضل لندن سے منسلک ہو کر داعی الی اللہ کے طور پر کام شروع کیا۔ جماعت احمدیہ لندن اُن دنوں ہر ماہ کے آخر میں ایک جنرل میٹنگ کا انعقاد کرتی تھی۔ جس میں غیر از جماعت سکالرز کو بھی تقاریر کے لئے مدعو کیا جاتا تھا یہ میٹنگ سابقہ مشن ہاؤس ۶۳ میلروز روڈ کے ہال کمرہ میں منعقد ہوتی تھی۔ حاضرین کی تعداد ایک درجن کے لگ بھگ ہو جایا کرتی تھی۔ جس میں نصف کے قریب یورپین نو احمدی ہوا کرتے تھے۔

فروری ۱۹۵۹ء کے آخری ہفتہ کی میٹنگ میں مَیں پہلی بار شریک ہوا اور خاکسار کا تعارف احباب جماعت سے کرایا گیا۔ ان احباب میں ہمارے مخلص نواحمدی مسٹر ڈگلس سمرز بھی تھے ان کے ہمراہ ان کے بیٹے عزیز جوزف سمرز تھے۔

پہلی ملاقات میں ہی ہماری آپس میں بے تکلفی بڑھ گئی اور مسٹر سمرز نے خاکسار کو اپنے گھر پہ کھانے کی دعوت دے دی۔ اس کے بعد ملاقاتوں کا سلسلہ بڑھتا چلا گیا۔ مسٹر سمرز نے یہ معمول بنا لیا کہ ہر قسم کے ذاتی مشوروں کے لئے خاکسار کے پاس تشریف لاتے۔ یا اپنے گھر بلاتے اور یہ سلسلہ ان کی وفات تک جاری رہا۔

مرحوم غالباً ۱۹۵۸ء میں احمدی ہوئے تھے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے عشق کی حد تک عقیدت تھی۔ ایک دفعہ جب میں ان کے گھر گیا تو ان کے پلنگ کے سرہانے حضرت اقدس کی ایک کتاب موجود تھی۔ کہنے لگے۔ یہ کتاب سراسر نور ہے اور جو بھی اسے غیر متعصب ہو کر کھلے دل سے پڑھے گا وہ بھی اس میں سے نور حاصل کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہنے لگے مَیں صبح و شام اس کتاب کے چند صفحات پڑھتا ہوں اور نہ معلوم کتنی دفعہ اسے پڑھ چکا ہوں۔ ہر دفعہ نئے معانی کھلتے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی جن کتب کا ترجمہ انگریزی میں ہو چکا ہے وہ سب پڑھ چکے تھے۔ اور انہیں یہ حسرت رہتی تھی کہ ان کی زندگی میں نامعلوم تمام روحانی خزائن کا انگریزی میں ترجمہ ہو بھی سکے گا یا نہیں

مسٹر سمرز نے دو شادیاں کیں۔ دوسری شادی جس خاتون سے کی۔ اسے شادی سے قبل باقاعدہ مشن ہاؤس لاتے تھے اور چاہتے تھے کہ وہ احمدی ہو جائیں تو شادی ہو۔ لیکن ایسا نہ ہو سکا۔ شادی کے بعد یہ خاتون جماعت کی مخالف رہیں۔ اور مسٹر سمرز کے لئے گھریلو زندگی میں سکون نہ مل سکا اور بالآخر یہ شادی جدائی پر منتج ہوگئی۔ آپ کی اولاد میں سے ایک بچہ جو پندرہ سولہ برس کا ہے مخلص احمدی ہے۔ احباب دعا کریں کہ یہ بچہ اپنے موجودہ اخلاص پر نہ صرف قائم رہے بلکہ اور بھی ترقی کرے۔

۱۹۵۹ء میں جب آمدنیاں آج کے مقابلہ میں بہت کم ہوا کرتی تھیں مسٹر سمرز ہر ماہ باقاعدگی سے ۱۹ پاؤنڈ ماہوار چندہ ادا کیا کرتے تھے۔ اس زمانہ کے لحاظ سے یہ بہت بڑی رقم تھی۔ حالات خواہ کچھ بھی ہوں مسٹر سمرز کے چندوں میں کبھی کمی واقع نہیں ہوتی تھی۔ ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں خود مشن میں حاضر ہو کر چندہ ادا کر جایا کرتے تھے۔

مسٹر سمرز نہایت کم گو انسان تھے۔ اس لحاظ سے اُن کے دوستوں کا حلقہ بھی زیادہ وسیع نہ تھا۔ مطالعہ کا شوق تھا اور وہ بھی زیادہ تر دینی کتب کا۔

ایک دفعہ کی بات ہے کہ مسٹر سمرز کچھ عرصہ مشن ہاؤس نہ آئے۔ مجھے فکر ہوئی۔ مَیں نے مکرم عبدالعزیز دین صاحب کو ساتھ لیا اور ہم ان کے گھر گئے۔ آپ بڑے تپاک سے پیش آئے۔ اور ہمارے ان کے ہاں جانے پر بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ خاکسار نے ان سے مشن نہ آنے کی وجہ دریافت کی تو کہنے لگے۔ احمدیت کا نور تو ایسا ہے کہ اس سے دُور ہونے کا مَیں تصور بھی نہیں کر سکتا۔ لیکن پچھلی دفعہ جب میں میٹنگ میں شرکت کے لئے مشن ہاؤس میں گیا تو میٹنگ کے اختتام پر ایک نوجوان نے میرے سامنے ایک اور بھائی کی غیبت کی مجھے یہ بات بے حد ناگوار معلوم ہوئی۔ اور مَیں نے انہیں غیبت سے باز رکھنے کی کوشش کی۔ اور اس کی اس حرکت پر اپنی ناپسندیدگی

باقی ص۶ پر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

"وقفِ عارضی کے لئے کثرت سے نام پیش کریں"

قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں
"وقفِ عارضی کے لئے بڑی کثرت کے ساتھ اپنے نام پیش کریں۔ اور بار بار پیش کریں میں سمجھتا ہوں کہ جو شخص ایسا کر سکتا ہے۔ (اور اس کے راستہ میں کوئی دشواری نہ ہو جس کو دُور کرنا اس کے لئے ممکن ہی نہ ہو) تو اسے سال میں ایک سے زائد دفعہ بھی اپنے آپ کو وقفِ عارضی کے لئے پیش کرنا چاہیئے۔ لیکن ہر سال ایک دفعہ تو ضرور اس وقف میں حصہ لینا چاہیئے تا کہ ایک قسم کی ٹریننگ اور استغفار کرنے کی تربیت بھی اُسے مل جائے"۔

یکم جنوری سے وقفِ عارضی کا نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ جماعت کے تمام احباب و خواتین سے درخواست ہے کہ وہ کثرت کے ساتھ اس مبارک اور روحانی تحریک کی برکتوں سے زیادہ سے زیادہ حصہ پانے کے لئے وقفِ عارضی کریں اور جلد از جلد اپنا فارم وقفِ عارضی پُر کر کے نظارت کو بھجوائیں۔

(فارم وقفِ عارضی مقامی مربی صاحب یا دفتر سے طلب کئے جا سکتے ہیں)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن وقفِ عارضی۔ ربوہ)

امراءِ اضلاع متوجہ ہوں

تمام امراء اضلاع کی خدمت میں التماس ہے کہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں کہ کونسی ایسی جماعتیں ہیں۔ جن میں الفضل کا خطبہ نمبر بھی نہیں جا رہا۔ تاکہ دفتر الفضل اُن جماعتوں میں خطبہ نمبر جاری کر سکے۔ ایسی جماعتوں کے مکمل پتہ جات جلد از جلد بھجوا دیں۔

(مینیجر)

اعلانِ نکاح و رخصتی

• میرے بیٹے عزیزم حنیف احمد ہاشمی کا نکاح ہمراہ عزیزہ تسنیم بنت مکرم شیخ نذیر احمد صاحب آف اوکاڑہ بیس ہزار روپے حق مہر پر اور میرے دوسرے بیٹے عزیزم رفیق احمد ہاشمی کا نکاح ہمراہ عزیزہ نجم السحر بنت مکرم سید محسن محمود احمد آف کراچی بیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم چوہدری حاکم علی صاحب (امیر جماعت احمدیہ اوکاڑہ) نے بیت الذکر اوکاڑہ میں ۱۶ دسمبر ۱۹۸۸ء کو پڑھایا۔

نیز میری بیٹی عزیزہ صدف ہاشمی کا رخصتانہ عزیزم چوہدری افضل احمد کے ساتھ فرینکفرٹ (مغربی جرمنی) میں عمل میں آیا۔

احباب جماعت اور خاندانِ حضرت اقدس بانی سلسلہ سے ان رشتوں کے لئے بابرکت اور اعلیٰ روحانی و جسمانی ثمرات کا باعث بننے کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(امتہ الحمید بیگم قریشی عبداللطیف صاحب مصطفےٰ پارک اوکاڑہ)

• عزیزہ مکرمہ فاخرہ جبیں صاحبہ بنت مکرم حمید الدین صاحب خوشنویس ناصر آباد ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزم مکرم محمد عثمان شاہد صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم محمد صدیق صاحب بشیر آباد اسٹیٹ مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۸۸ء بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں بعوض دس ہزار روپے حق مہر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھا اور دعا کرائی۔ تقریب رخصتانہ ۲۴ دسمبر ۱۹۸۸ء کو پونے چار بجے بعد نماز عصر ناصر آباد میں مکرم حمید الدین صاحب خوشنویس کے گھر انجام پائی۔ محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب سیکرٹری حدیقۃ المبشرین نے دعا کرائی۔

دعا کریں کہ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ کرے اور جانبین کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے۔

• مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۸۸ء بعد نماز جمعہ مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر انچارج شعبہ رشتہ ناطہ مرکزیہ نے احمدیہ بیت الذکر اسلام آباد میں میری ہمشیرہ سیدہ امتہ الباسط دختر مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر مال ضلع سیالکوٹ کے نکاح کا اعلان ہمراہ وحید احمد سعد ابن مکرم محمد سعید صاحب زرگر آف سیر محل سے بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر پر کیا۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہر لحاظ سے اس نکاح کو خیر و برکات کا موجب بنائے۔

(سید اقبال احمد ناصر۔ اسلام آباد)

• مکرم طارق انور صاحب ابن مکرم یار محمد خان صاحب کی شادی ہمراہ مکرمہ سعدیہ رشید صاحبہ بنت مکرم عبدالرشید صاحب مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۸۸ء کو انجام پائی اگلے روز ۲۵ دسمبر کو فاطمہ شادی گھر بالمقابل گنگا رام ہسپتال میں دعوت ولیمہ منعقد ہوئی۔ اس جوڑے کا نکاح ۱۵ دسمبر ۱۹۸۸ء کو بیت الاحمدیہ اسلامیہ پارک میں حق مہر ۳۰ ہزار روپے پر مکرم محمود قریشی صاحب نے پڑھا تھا۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بہت بابرکت کرے اور اپنے فضلوں سے مثمر ثمرات حسنہ کرے

ولادت

میرے بڑے بیٹے خالد احمد سعید سلمہ کو خدا تعالیٰ نے ۱۵ دسمبر ۱۹۸۸ء کو دوسری بیٹی اور میرے چھوٹے بیٹے طارق سعید سلمہ کو ۱۳ نومبر کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ دونوں بچیاں ولادت سے پہلے ہی حضور ایدہ اللہ کی تحریک وقفِ نو میں شامل ہونے کے لئے وقف کر دی گئی تھیں

احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں خدا تعالیٰ دونوں کو خوش نصیب، خوش قسمت بنائے عمر زندگی صحت تندرستی دے خادمات دین بنائے۔ ان کے والدین کو ان کی بہترین تعلیم و تربیت کی توفیق دے اور بزرگوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

(سیدہ نسیم سعید۔ راولپنڈی)

• خاکسار کے بیٹے عزیزم عبدالباسط قیصر کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۳ جنوری ۱۹۸۹ء بروز منگل کو تیسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضورِ انور نے ازراہ شفقت بچے کا نام "فرہاد احمد قیصر" تجویز فرمایا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت تندرستی و سلامتی عطا کرے اور خادم دین بنائے اور زچہ کو بھی صحت تندرستی عطا کرے۔

(عبدالقادر ڈلیسنٹ کلاتھ ہاؤس صدر بازار اوکاڑہ)

• میرے بیٹے محمد اعزاز نوید کو اللہ تعالیٰ نے دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے۔ احباب جماعت سے اس کی صحت و تندرستی صالحہ اور خادمہ دین ہونے کی دعا کی درخواست ہے۔

(شیخ محمد اکرم نوید جنرل اسٹور)

• خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۸۸ء کو میرے بیٹے خواجہ مبین احمد بٹ کو دوسرا بیٹا عطا کیا ہے۔ جس کا نام حضور ایدہ اللہ نے مظہر احمد بٹ تجویز فرمایا ہے۔ بچہ کے نیک اور خادم دین ہونے کے لئے دردِ دل سے دعا کی درخواست ہے۔

(خواجہ محمد امین سمبڑیال ضلع سیالکوٹ)

درخواستِ دعا

• مکرم مرزا بشیر احمد صاحب آف لنگروال حال راولپنڈی چھاؤنی مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۸۸ء بروز جمعۃ المبارک صبح سوا دس بجے انتقال فرما گئے۔ آپ ۱۹۰۸ء میں لنگروال تحصیل بٹالہ نزد قادیان پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم میٹرک تک فتح گڑھ چوڑیاں میں حاصل کی اور ۱۹۲۵ء میں سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ آپ کے سلسلہ میں داخل ہونے پر آپ کے والد صاحب اور رشتہ داروں کی طرف سے بڑی سختی ہوئی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو ثابت قدم رکھا اور ہر دم ایمان میں ترقی کرتے چلے گئے۔ آپ بہت سے دوستوں اور اپنے دادا مرزا غلام قادر صاحب کی جماعت میں شمولیت کا موجب ہوئے۔

آپ نے ۱۹۲۵ء میں ریلوے میں ملازمت کی اور اس کے بعد ایک لمبا عرصہ ملٹری لینڈ ز اینڈ کنٹونمنٹ بورڈ میں ملازمت کرتے ہوئے سپرنٹنڈنٹ کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ اپنے عرصہ ملازمت میں تقسیم سے قبل آپ امرتسر انبالہ دہلی میں کام کرتے رہے اور تقسیم ملک کے بعد آپ لاہور، راولپنڈی، پشاور، ڈیرہ اسماعیل خان کوئٹہ، سیالکوٹ میں کام کرتے رہے۔ سب جگہ پر آپ جماعت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ اور بعض جماعتی عہدوں پر بھی فائز رہے۔ عرصہ تک آپ اپنے حلقہ گوالمنڈی کے صدر اور جماعت راولپنڈی کے سیکرٹری مال بھی رہے اور اپنے کام اور اپنے خلق کے باعث ہر دم ہر جگہ مقبول ہوتے گئے۔ آپ نے ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد زندگی دینِ حق کے لئے وقف کی اور ایک عارضی واقف کی حیثیت سے آپ کو پڈھال ضلع سیالکوٹ میں بھجوایا گیا جہاں پر آپ نے نہ صرف جماعت کی تربیت میں ایک اہم کردار ادا کیا بلکہ وہاں پر "البیت" کی تعمیر بھی مکمل کرائی۔ اسی طرح سے اس سے بہت پہلے کی بات ہے کہ آپ نے نوشہرہ میں "البیت" کے زمین کے تنازعہ کو بڑی عمدگی سے طے کیا تو حضرت فضلِ عمر نے بڑی ہی خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

آپ کی پہلی زوجہ پہلے بچے کی ولادت کے بعد زچگی کی حالت میں وفات پا گئیں۔ آپ کی دوسری شادی ہماری ہمشیرہ محترمہ امتہ القدیر صاحبہ بنت بھائی مرزا برکت علی صاحب آف قادیان رفیق حضرت بانی سلسلہ کے ساتھ ۱۹۴۳ء میں ہوئی۔ آپ کی اولاد میں پانچ بیٹے اور چھ بیٹیاں ہیں۔ آپ مرزا نعیر احمد صاحب برلاس ایڈووکیٹ سپریم کورٹ (لاہور) کے بڑے بھائی تھے۔

آپ کا جنازہ راولپنڈی سے اُسی روز رات کو ربوہ لایا گیا۔ اور اگلے روز مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے احاطہ دفتر صدر انجمن احمدیہ میں نماز جنازہ پڑھائی۔ اور شام کو آپ کی تدفین عام قبرستان نمبرا میں ہوئی۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(مرزا لطف الرحمن۔ ربوہ)

• ہمارے والد مکرم متقی محمد حسین صاحب ۳ اکتوبر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

۱۹۸۸ء کو رضائے باری تعالیٰ کے تحت ۸۸ سال کی عمر میں اپنے رب سے جا ملے۔ اللہ کے فضل سے موصی تھے اور ڈرگ روڈ کراچی کی جماعت احمدیہ کے اولین مخلصین میں سے تھے۔ اپنے ہاتھوں سے بیت الذکر کی تعمیر کی۔ نہایت کامیاب زندگی گذاری ہر دم جماعت احمدیہ کے فروغ اور ترقی کے لئے مصروف رہے۔ ڈرگ روڈ کراچی کی جماعت کے لئے ایک نافع بزرگ تھے ان کے انتقال پر اندرون ملک اور بیرون ملک سے تعزیت کے بہت سے خطوط موصول ہوئے فرداً فرداً فی الحال جواب دینا ممکن نہیں ہے۔ اس لئے بذریعہ الفضل ان سب کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور والد صاحب کے بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کی درخواست کرتے ہیں۔

(محمد اشرف کھوکھر، محمد اسلم کھوکھر، محمد اکمل کھوکھر
امتہ العزیز فرحت، رشیدہ بیگم)

• میری بڑی ہی پیاری بہن محترمہ ثریا بیگم اہلیہ مکرم عبدالرشید صاحب بٹ چک نمبر ۱۲۳/ ج۔ ب کتھووالی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ معمولی علالت کے بعد مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۸ء اپنے اللہ کو پیاری ہوگئیں۔ ہمشیرہ ایک ہمدرد شفیق دوسروں کے لئے حساس دل رکھنے والی صابر شاکر تھیں اور کبھی حرفِ شکایت زبان پر نہیں آنے دیا۔ ان کے بچوں میں چار لڑکے اور پانچ لڑکیاں شامل ہیں جن میں ۲ لڑکے اور تین لڑکیاں شادی شدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کے درجات بلند کرے۔ جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

(حکیم محمود احمد معلم وقفِ جدید)

• میرے چچا مکرم عطاء اللہ صاحب ولد مکرم اکبر علی صاحب آف داتا زید کا ضلع سیالکوٹ حال ربوہ (محلہ دارالفضل) بعمر ۸۷ سال قضائے الٰہی سے مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۸۸ء کو وفات پا گئے ہیں۔ وہ موصی تھے ان کا جنازہ بیت المبارک میں محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے بعد نماز عصر پڑھایا اور تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی وہ پیدائشی احمدی تھے۔ جماعت سے بہت والہانہ وابستگی تھی اور ان کی تربیت خالص دینی رنگ میں ہوئی خود بھی نمازوں کے پابند اور دوسروں کو نماز کی بار بار توجہ فرماتے اور اپنی بیت الفضل میں نماز سے بہت پہلے چلے جاتے اور ذکر الٰہی کرتے رہتے۔ فرقان فورس کے مجاہد بھی تھے اور ربوہ کے ابتدائی ایام میں ربوہ تشریف لائے۔ بہت دعا گو انسان تھے کبھی ان کی زبان پر شکوہ کا لفظ نہیں سنا جبکہ اُن کی نرینہ اولاد نہ تھی۔ انہوں نے اپنے پیچھے اپنی بیوی کے علاوہ ایک بیٹی اپنی یادگار چھوڑی ہے ان کی چار بیٹیاں ہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ اپنی دعاؤں میں محترم چچا جان کو بھی یاد رکھیں۔ ان کی بچی کیلئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو نرینہ اولاد عطا کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

(رشید احمد۔ دارالفضل ربوہ)

• خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ نذیراں بیگم اہلیہ مکرم کرم رسول صاحب آف چک نمبر ۳۶۹ ج۔ ب جودھا نگری گوجرہ ۳ جنوری ۱۹۸۹ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں اگلے روز ۴ جنوری کو بعد نماز عصر گولبازار میں ان کی نماز جنازہ مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے پڑھائی جس کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی احباب جماعت سے ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نصیر احمد بھٹی۔ کارکن دارالضیافت)

احیاء کھاتہ جات دفتر اوّل

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی یہ ہدایت سب کو پہنچ چکی ہے کہ دفتر اوّل کے وہ چندہ دھندگان جن کے کھاتے بوجہ وفات بند ہوگئے تھے ان سب کا احیاء ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۹ء تک بہر حال کیا جانا ہے۔ بدیں غرض متعلقہ کتابچہ اور انکی فہرست جن کے ورثاء/ رشتہ داروں سے ابھی تک رابطہ نہیں ہو سکا تمام جماعتوں کو بھجوائی جا چکی ہے اس پر حسب ذیل کارروائی کا ارشاد ہے۔

(۱) پتہ کیا جائے ان میں سے کون زندہ ہیں اور کون فوت ہو چکے ہیں۔

(۲) جو زندہ ہیں اگر ان کا کھاتہ جاری نہیں تو کروایا جائے۔ اگر کسی اور شہر یا ملک جا چکے ہیں تو ان کا یا ان کے رشتہ داروں کے پتہ سے مرکز کو اطلاع کریں

(۳) ہر ذریعہ سے فوت شدگان کے ورثاء/ رشتہ داروں کو تلاش کیا جائے بدیں غرض:-

(i) تمام برانچز میں فہرستیں بھجوائی جائیں۔

(ii) اعلانات کروائے جائیں۔

(iii) بیوت الذکر اور مراکز کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کی جائیں۔

(۴) ملکی ہیڈ کوارٹر، بڑے شہروں اور ریجنز میں بڑی عمر کے احباب پر مشتمل کمیٹیاں بنائی جائیں جو فہرست سے گذر کر ضروری اطلاع مہیا کریں۔

(۵) کسی شخص کو اس کام کے لئے ذمہ دار قرار دیا جائے اور اسکے سپرد کریں

(۶) جن کے ورثاء/ رشتہ دار آپ کے ملک/ شہر میں ہوں انہیں تحریک کی جائے کہ فوری طور پر فوت شدہ چندہ دہندہ کے کوائف سے اطلاع دے کر ان بزرگوں کا کھاتہ زندہ کروائیں۔

(۷) جن کے ورثاء/ رشتہ دار کسی اور ملک میں ہجرت کر گئے ہیں ان کے نئے مقام رہائش شہر ملک وغیرہ سے مرکز کو مطلع کریں۔

واضح ہو کہ (ا) بیرون پاکستان جو ہجرت کر گئے ہیں ان کے بارہ میں وکالت مال اوّل کے علاوہ وکالت مال ثانی کو بھی اطلاع دی جائے اور جو پاکستان میں ہیں ان کی اطلاع وکالت مال اوّل کو ہی دی جائے۔ (ب) جن وفات شدہ کا تعلق بیرون پاکستان سے ہے ان کے بارہ میں بھی وکالت مال ثانی کو اطلاع دی جائے۔

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید ربوہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

بقیہ: اداریہ

راہ چلتے سرسری طور پر حال پوچھتے ہیں آپ ساری کیفیت تو بتا نہیں سکیں گے لیکن یہ جان لیجیے کہ حال پوچھنے والے نے آپ کو یہ کہنے کا موقعہ عطا کیا "اللہ تعالیٰ کا شکر ہے"۔ اللہ تعالیٰ کا شکر کرنے سے اس کی نعمتیں پہلے سے بڑھ جاتی ہیں اس صورت میں حال پوچھنے والے نے جو موقعہ دیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیجیے۔

بقیہ: برادر سمرز

کا اظہار کیا۔ کہنے لگے۔ اس واقعہ سے طبیعت اس قدر منقبض ہوئی کہ کچھ عرصہ سے مشن آنا ترک کر دیا اور اس نوجوان کے لئے دعا کر رہا ہوں۔ لیکن ساتھ ہی کہنے لگے کہ مشن نہ آنے کا یہ عذر میرے دل کو مطمئن نہیں کرتا۔ میری غلطی ہے اب پھر مشن آنا شروع کروں گا۔ لیکن بڑے درد سے فرمایا۔ کہ ہمیں اپنے نوجوانوں کو اس قسم کے مکروہ عیوب سے بچانے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔

پچھلے دو تین سال سے ریٹائرڈ زندگی بسر کر رہے تھے۔ باجماعت نمازوں کے لئے بیت الفضل میں انتہائی باقاعدگی سے حاضر ہوتے تھے۔ گھر سے بیت الفضل کچھ فاصلہ پر تھا۔ پیدل آتے تھے لیکن نماز بیت الفضل میں باجماعت پڑھنی نہیں چھوڑی۔ نماز میں ان کا انہماک دیدنی تھا ارکان نماز کو سنوار سنوار کر پڑھتے اور آداب بیت الفضل کا اس توجہ سے لحاظ رکھتے کہ بے اختیار ان کے لئے دل سے دعائیں نکلتیں۔ عمر کا ابتدائی بیشتر حصہ عیسائیت کی گود میں گزار کر پھر دینِ حق پر اس قدر مضبوطی سے قائم ہونا کوئی معمولی بات نہیں۔ مسٹر سمرز یقیناً ان چند سفید پرندوں میں تھے۔ جنہیں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے ایک کشف میں دیکھا تھا۔ اور جن کی فطرت سعید تھی۔

ماہ بماہ چندہ ادا کرنے سے ایک ماہ میں دو ماہ کا بار نہیں پڑتا ——— (ناظر مال) ———

۱۹۸۸ء میں: وفات پانیوالے موصی

۱۶۹۔ محترم چوہدری محمد اسلم صاحب ولد ڈاکٹر محمد انور صاحب آف جڑانوالہ حال اسلام آباد

۱۷۰۔ محترمہ شہر بانو صاحبہ زوجہ سید عابد حسین شاہ صاحب آف ٹوبہ ٹیک سنگھ

۱۷۱۔ محترم مہر شرف الدین صاحب ولد مستقیم صاحب ساکن شیخ پور ضلع گجرات

۱۷۲۔ محترم محمد عمر صاحب سہگل ولد میاں اللہ بخش صاحب سہگل آف چنیوٹ حال ملتان

۱۷۳۔ محترمہ غفور النساء صاحبہ زوجہ سید علی احمد صاحب ساکن فیکٹری ایریا ربوہ

۱۷۴۔ محترم چوہدری عطاء اللہ صاحب ولد اکبر علی صاحب محلہ دارالفضل ربوہ۔

۱۷۵۔ محترم چوہدری محمد خان صاحب ولد چوہدری سید محمد صاحب ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ۔

۱۷۶۔ محترم سید بشیر احمد صاحب ولد سید لعل شاہ صاحب (سابق منیجر دواخانہ خدمت خلق ربوہ۔

۱۷۷۔ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ زوجہ حکیم اللہ بخش صاحب حلقہ مزنگ لاہور۔

۱۷۸۔ محترم اللہ دتہ صاحب ولد میاں گھنا صاحب ساکن چاہ گھنے والا ضلع ملتان

۱۷۹۔ محترمہ حشمت بی بی صاحبہ زوجہ قاضی محمد منیر صاحب قلعہ لچھمن سنگھ لاہور حال امریکہ۔

۱۸۰۔ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری شریف احمد صاحب ساکن گوٹھ احمدیہ ضلع تھر پارکر سندھ

۱۸۱۔ محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ زوجہ محمد شریف صاحب نصیر آباد کراچی۔

شفتل اور برسیم سے ہونیوالا
جانوروں کا اپھارہ

نیز سرکن (خونی پیشاب) گل گھوٹو منہ کھر۔ کنار۔ زہرباد۔ تھنوں کی سوزش کمیٔ دودھ۔ واہ۔ ٹک وغیرہ کے کامیاب نسخوں پر مشتمل لٹریچر ۳/ کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی
(رجسٹرڈ) ربوہ
فون: سیلز آفس: ۷۷۱
کلینک: ۶۰۶
رہائش ڈاکٹر: ۶۰۷

Digitized By Khilafat Library Rabwah

قیادت ۳ لجنہ اماء اللہ کراچی کا سالانہ اجتماع

حضور ایدہ اللہ کا اور صدر لجنہ مرکزیہ کا خصوصی پیغام سنایا گیا

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے قیادت نمبر ۳ لجنہ اماء اللہ کراچی کا سالانہ اجتماع ۱۰ دسمبر ۱۹۸۸ء کو بیت النور کراچی میں کامیابی سے منعقد ہوا۔ خدا کے فضل سے حاضری خوشکن تھی۔

پروگرام کے مطابق مختلف مقابلہ جات ہوئے۔ اس پروگرام کی خاص بات یہ تھی کہ ابتداء میں اس اجتماع کیلئے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کا پیغام اور وقفہ کے بعد حضرت سیدہ امّ متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔

پروگرام میں جدت پیدا کرنے کیلئے تین خواتین کے انٹرویو پیش کیے گئے۔ ان میں دو خواتین خود بعد تحقیق احمدی ہوئی ہیں جبکہ تیسری خاتون نے دعوت الی اللہ میں قابل ذکر کامیابی حاصل کی تھی۔ ان انٹرویوز کو خواتین نے بڑی دلچسپی سے سنا۔ ایک خاتون محترمہ بشریٰ ریاض صاحبہ نے اپنے بچے عزیز آصف مسعود ریاض کی آغاز قرآن کریم کی تقریب منعقد کروائی۔ حاضر ممبرات میں مٹھائی تقسیم کی گئی آخر میں تقسیم انعامات کی کارروائی عمل میں آئی۔

(مرسلہ محترمہ امۃ الہادی صاحبہ نگران قیادت ۳ لجنہ اماء اللہ کراچی)

★۔ جناب پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر صدر شعبہ ادبیات عربی پنجاب یونیورسٹی نے تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں عید میلاد النبی ؐ کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی ایک علاقہ قوم یا ملک کے رسول نہیں بلکہ جہاں جہاں کوئی ایک بھی بشر موجود ہے یا ہوگا۔ آپؐ اس کے بھی رسولؐ ہیں۔

★۔ پاکستان مسلم لیگ کے رہنما اور چوہدری ظہور الٰہی کے صاحبزادے چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ عبدالرزاق جھرنا نے اپنے آپ کو الذوالفقار کا ایجنٹ قرار دیکر ان کے والد کے قتل کا اعتراف کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ محترمہ بے نظیر بھٹو کسی بھی عدالت میں عبدالرزاق جھرنا کی بریّت ثابت کردیں تو وہ قومی اسمبلی کی نشست سے مستعفی ہوجائیں گے۔

★۔ پاکستان اور بھارت نے ۱۹۹۱ء کا ورلڈ کپ کرکٹ ٹورنامنٹ کروانے کیلئے ۳۰ لاکھ پونڈ کی رقم کی پیشکش کی ہے۔ کرکٹ کی تاریخ میں یہ سب سے بڑی رقم ہے۔

خبریں

•۔ وزیراعظم محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ آٹھویں ترمیم اسلامی جمہوری آئین پر سیاہ دھبہ ہے۔ یہ دھبہ ہم جمہوریت نواز قوتوں کی مدد سے صاف کردیں گے انہوں نے کہا ہم اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک ڈکٹیٹر کے خوف سے منظور کی جانیوالی آئین کی آٹھویں ترمیم منسوخ نہیں ہوجاتی۔ انہوں نے کہا آج سے لوگ نہ صرف حکومت پر ہر طرح سے نکتہ چینی کے لیے آزاد ہیں بلکہ وہ عوام کی منتخب کردہ وزیراعظم پر بھی تنقید کرنے میں پوری طرح آزاد ہیں۔ انہوں نے کہا ملک میں اب ایک ہی قانون ہوگا وہ وقت گزرگیا جب میرے پیارے ملک میں سول قانون، شریعت کا قانون اور فوجی قانون بیک وقت نافذ تھے۔

•۔ برطانیہ اور پی ایل او کے درمیان مشرق وسطیٰ میں امن کے قیام کے لیے ایک بین الاقوامی امن کانفرنس بلانے کی تجویز پر اتفاق رائے ہو گیا ہے۔

•۔ کیمبرج یونیورسٹی کے برطانوی پروفیسر ڈاکٹر رابرٹ جیوفرے ایڈورڈز کو مشترکہ طور پر شاہ فیصل بین الاقوامی ایوارڈ دیا گیا ہے۔ انہوں نے ۱۹۷۸ء میں دنیا کے پہلے ٹیسٹ ٹیوب بچے کی پیدائش کا کامیاب تجربہ کیا تھا۔

•۔ برطانیہ کے ایک ٹیلیویژن کے مطابق روسی فوجوں نے افغانستان سے واپسی کے لیے خفیہ طور پر اپنی تیاریاں مکمل کرلی ہیں۔ اور ان کی واپسی شیڈول سے دو ہفتے پہلے ہی متوقع ہے۔

★۔ ضلع چولستان میں میٹھے پانی کے وسیع ذخائر دریافت ہوئے ہیں اور تھر پار کر میں بھی پانی کی موجودگی کے آثار ملے ہیں۔ یہ بات اسلام آباد میں مغربی جرمنی کے طبقات الارض کے ماہرین کی ٹیم کے سربراہ مسٹر مولر نے صدر غلام اسحٰق خان سے ملاقات کے دوران بتائی۔

★۔ روسی وزیر خارجہ ایڈورڈ شیورناتزے نے کہا ہے کہ روس افغانستان میں قائم نجیب حکومت اور اسکی پالیسیوں کی حمایت جاری رکھے گا۔ تاہم ثالثی کے سلسلے میں کئے جانے والے مذاکرات بھی جاری رہینگے

★۔ چین کی آبادی اس سال کی پہلی سہ ماہی تک ایک ارب دس کروڑ ہو جائے گی۔ چین میں چھپنے والے ایک انگریزی اخبار کے مطابق چین کی حکومت آبادی میں اضافہ کو روکنے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔

★۔ گذشتہ روز بار ایسوسی ایشن ربوہ کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت چوہدری بشارت احمد ایڈووکیٹ صدر بار ایسوسی ایشن منعقد ہوا اجلاس میں متفقہ طور پر ایک قرار داد پاس کی گئی جس میں مولانا منظور احمد چینوٹی کے بیٹے ثناء اللہ کی طرف سے میاں محمد سکندر حیات ایڈووکیٹ ممبر بار ایسوسی ایشن چینوٹ اور سابق وائس چیئرمین پنجاب بار کونسل اور ان کے بیٹے آصف حیات طالب علم لاء کالج کے خلاف جھوٹا اور بے بنیاد مقدمہ درج کروانے کی شدید مذمت کی گئی۔ قرار داد میں کہا گیا ہے کہ جھوٹا مقدمہ محض میاں محمد سکندر حیات ایڈووکیٹ کو ان کے پیشہ وارانہ فرائض سے باز رکھنے کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ مولانا منظور احمد چینوٹی۔ ایم پی اے کی حیثیت کا ناجائز فائدہ اٹھا کر اپنے سیاسی مخالفین اور وکلا کے خلاف جھوٹے مقدمے درج کروانے کے عادی ہیں۔

بے بی ٹانک
BABY TONIC
پیکنگ ۹۰ ٹیبلٹس : قیمت ۸/- علاوہ ڈاک خرچ
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: سیلز آفس: ۱۷۷، کلینک: ۶۰۶، رہائش ڈاکٹر: ۶۰۷

ہمیں ربوہ میں اپنی گارمنٹس فیکٹری کیلئے
مندرجہ ذیل افراد کی فوری ضرورت ہے
کٹر ماسٹر : کٹنگ کیلئے تجربہ کار اور ڈپلومہ ہولڈر، سلائی۔ کاج۔ بٹن اور اوور لاکنگ کیلئے تجربہ کار اور خواہشمند حضرات درج ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔
عبدالقدوس عامر
۲۱/۸ دارالرحمت وسطی ربوہ فون ۷۸۳

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد، مرض اٹھراء کی شکار دکھیا عورتوں کے لیے
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
ہیڈ آفس: چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ پوسٹ بکس ۲۲۲ فون: ۳۹۹۷
حکیم نظام جان صاحب کے فرزند حکیم انوار احمد جان
•۔ ہر ماہ کی ۵۔۶۔۷ تاریخ کو کوٹھی ۱ دارالعلوم غربی ربوہ
•۔ ہر ماہ کی ۸ تاریخ کو بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین
•۔ ہر ماہ کی ۱۲ تا ۱۸ تاریخ کو ۲۔ بی روڈ شیش محل بس سٹاپ بالمقابل سندھی ہوٹل (یو بی ایل کے اوپر) لیاقت آباد نمبر ۱۰ کراچی ۱۹ اور
•۔ ہر ماہ کی ۲۵ تا ۲۸ تاریخ کو چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ ملتان میں مطب فرماتے ہیں
ہر جگہ خواتین کیلئے معائنہ کا انتظام ہے
مینجر: دواخانہ حکیم نظام جان
اقصیٰ چوک کالج روڈ ربوہ
فون: ۵۵۸